

امیر کی خوشی

سر سید احمد خان

ولادت: 1817ء ☆ وفات: 1898ء



تعارف سر سید احمد خان 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام سید محمد تقی تھا جو درویش صفت برزگ تھے۔ سر سید نے علمی اور معزز گھرانے میں آنکھ کھولی اور ہوش سنبھالا تو مغلیہ دربار دیکھا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد دہلی کا لج سے فیض حاصل کیا۔ کمپنی بہادر کی حکومت میں بطور نائب مشی ملازمت کی۔ ترقی کرتے کرتے نج کے عہدے پر پہنچ۔ جنگ آزادی کے زمانے میں انگریزوں کی جانب بچانے کے صلے میں انگریز حکومت سے "سر" کا خطاب اور خلعت کے علاوہ دوسروپے ماہوار وظیفہ بھی حاصل کیا۔ اسی دوران انگریزوں کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے "اسباب بغاوت ہند" تحریر کی اور "رسالہ تہذیب الاخلاق" کا اجراء کیا۔ آپ نے غازی پور میں سائنسک سوسائٹی کی بنیاد رکھی اور ایم۔ اے۔ او۔ کا لج قائم کیا۔ یہ کا لج ترقی کر کے مسلم علی گڑھ یونیورسٹی بنا جس سے آج تک طلباء فیض حاصل کر رہے ہیں۔

تصانیف "اسباب بغاوت ہند"، "وفادار مسلمانان ہند"، "آئین کبریٰ (صحیح اور حواشی)", "تاریخ فیروز شاہی"، "تیسن الکام"، "بانگل کی تفسیر"، "ترجمہ کیمیائے سعادت"، "خطبات احمدیہ"، "مقالات سر سید (مضامین کا مجموعہ)", "سفرنامہ لندن"، "تفسیر القرآن" اور "آثار الصنادید"۔

طرز تحریر کی خصوصیات سر سید احمد خان وہ پہلے اہل قلم ہیں جنہوں نے اردو کو غیر معمولی ترقی دے کر ادب کی نشوونما میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس سے قبل اردو زبان مفہوم و سمع عبارات سے مزین تھی۔ انہوں نے "ادب برائے ادب" سے ادب برائے مقصد پر توجہ کی۔ وہ اردو زبان کے بہت بڑے محسن ہیں کہ انہوں نے اسے بہل اور آسان بنانا کراچی ای زندگی کا ترجمان بنایا۔ انہوں نے نثر میں مضامین کو اولیت دی۔ تکلف اور تصنیع کی پرانی روشن کو ختم کیا۔ ان کے طرز تحریر کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

سادگی سر سید احمد خان کی تحریروں میں سادگی اور سلاست ہے۔ انہوں نے سادہ، صاف اور آسان عبارت کی ابتداء کی۔ وہ خود لکھتے ہیں: "جہاں تک ہم سے ہو سکا سادگی، عبارت پر توجہ کی۔"

مقصدیت سر سید احمد خان وہ پہلے ادیب ہیں جو ادب کو صرف تفریح کے لئے نہیں بلکہ مقصد کے لئے استعمال کرتے تھے۔ ان کی تحریروں کا مقصد خوابیدہ عوام کو خواب غفلت سے جگانا تھا۔ وہ غاطر سرم و رواج کے بھی قائل نہ تھے اس لئے ان کی تمام تحریریں مقصدیت کے گرد گھومتی نظر آتی ہیں۔ وہ اپنا پیغام عوام تک پہنچانا چاہتے تھے تاکہ فوری ابلاغ ہو۔

بے تکلفی سر سید احمد خان کی ایک خوبی بے تکلفی اور بے ساختہ پن ہے جس کی وجہ سے ان کی تحریریں بے رنگ بھی ہوئیں۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ان کی تحریروں میں ادبی چاشنی تھی جو ان کے دیگر رفقاء میں نظر آتی ہے مگر انہوں نے اپنی اس بے رنگی سے ہمدرنگی پیدا کی اور مضامین لکھتے رہے اور اپنا پیغام قوم تک پہنچاتے رہے۔

عقلیت سر سید احمد خان کی تحریروں کی بڑی خوبی ان کے عقلی دلائل ہیں جس سے وہ قاری کو مروعہ کر لیتے ہیں۔

ظرافت سر سید احمد خان روکھے پھیکے انسان نہ تھے بلکہ وہ طنز و مزاح کے نشیب و فراز سے بھی بڑی واقفیت رکھتے تھے۔ ان کے مضامین "رسم و رواج کی پابندی کے نقصانات" اور "بحث و تکرار" میں مزاح اور طنز موجود ہے۔

سر سید احمد خان کی تحریروں میں طویل جملے، ناصحانہ انداز بیان، محاورات کا استعمال، انگریزی، فارسی، عربی اور ہندی الفاظ کی آمیزش قابل تعریف ہے۔ باوجود یہ کہ ان کی تحریریں خوبیوں اور خامیوں سے پر ہیں مگر ان کی شخصیت اور تحریریں ہمارا تو می سرمایہ ہیں۔ انہوں نے سیاسی، تاریخی، سائنسی، ادبی، تقدیدی، غرضیکہ ہر موضوع سے ادب کو نگین بنایا اور واضح کیا کہ اردو زبان نو عمر ہی مگر اس کے ذریعے ہر طرح کے مطالب و مقاصد بیان کئے جاسکتے ہیں۔

مختصر تعارف

سبق کا حوالہ: "آمید کی خوشی" ایک اصلاحی مضمون ہے جو "مضامین سریڈ" سے مأخوذه ہے۔

حوالہ مصنف: "آمید کی خوشی" کے مصنف سریڈ احمد خان ہیں جو 19 ویں صدی کے ایک عظیم مصلح قوم تھے۔ سریڈ احمد خان نے اردو زبان کو اس قابل بنایا کہ ہر قسم کے موضوع اور مطلب بیان کرنے کے قابل ہو سکے۔ انہوں نے زبان کو سادگی عطا کی اسی لئے ان کی تحریروں میں سادگی، سلاست، روانی اور مقصدیت پائی جاتی ہے۔

مرکزی خیال

سریڈ احمد خان اپنے مضمون "آمید کی خوشی" میں آمید کی اہمیت اور قدر و قیمت کا احساس دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انسان بہت سے کام صرف اس لئے کرتا ہے کہ وہ ان کاموں سے اچھی آمیدیں وابستہ کرتا ہے اور کارروائی حیات چلتا رہا ہے۔ کارروائی حیات آمید کے سہارے ہی روای دواں ہے۔ بعض مشکل اور نامساعد حالات میں آمید ہی انسان کا واحد سہارا ہوتی ہے۔ اچھی آمید رکھ کر وہ ہر مشکل، ہر چیزیگی اور ہر اڑیت کا سامنا کر لیتا ہے۔ یہ آمید ہی ہے جو ماں کی گود سے قبر تک ہمارے ساتھ رہتی ہے۔ عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان ہر پل اچھی آمید رکھ کر عمل اور جدوجہد سے ہر سانس کو انسانی بھلائی کے لئے وقف کرے کیونکہ زندگی نام ہی خیر لعمل کا ہے۔

خلاصہ

سریڈ احمد خان اپنے مضمون "آمید کی خوشی" میں آمید کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ تیری وجہ سے ہی ہر ایک محبت کا پھل ملتا ہے، تو ہی ہر درد کی دوا ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ ایک مصیبت زده ماں کام میں مصروف رہتے ہوئے بھی اپنے بچے کے پنگوڑے کی ڈوری ہلاتی رہتی ہے اور بچے کو لوری سناتی ہے، اُسے لمبی عمر اور سکھ و سکون کی دعا دیتی ہے۔ وہ ایسا صرف آمید کے سہارے کرتی ہے، اپنی اولاد سے اچھی آمیدیں وابستہ کرتی ہے اور اچھے وقت کی آمید رکھتی ہے۔ ان ہی آمیدوں کی سہارے وہ موجودہ مشکلات کو صبر سے برداشت کرتی ہے۔ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے، تعلیم حاصل کرتا ہے، نمازیں پڑھنا شروع کرتا ہے تو اپنے بے گناہ دل و زبان اور بے ریا خیال سے خدا کو پکارتا ہے تو والدین کی آمیدیں اور بڑھ جاتی ہیں۔ سریڈ احمد خان اس مضمون میں حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال دیتے ہیں جب انہیں ان کے بھائیوں نے ایک کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔ اُس وقت ان کی کیا حالت ہو گی؟ مگر ایک آمید تھی۔ پھر انہیں مصر کے بازار میں بیچا گیا۔ وہ بے یار و مددگار تھے، ایک غیر ملک میں، اجنبی قوم کے لوگوں کے درمیان قید تھے۔ انہیں بوڑھے باپ کا غم بھی تھا۔ پھر مصر کے قید خانے میں بے گناہ اور تنہا قید و بند کی اذیتیں برداشت کیں، صرف اور صرف آمید اور اچھے گمان کے سہارے۔ یہ آمید ہی ہے جو ہمیں اور دنیا کو روای دواں رکھتی ہے۔

فرہنگ

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
اچھی آواز والا، سریلا	خوش المخان	ہرا بھرا، تروتازہ	شاداب
صورت، بُت	مورت	پنگوڑا، ہندو لا	گھوارے
کانشا	خار	شگوفہ، کلی	کونسل
قابلیت	لیاقت	چہرہ	مکھڑا
رائک کی جمع	راگنیاں	خوشگوار، خوش گن	خوش آئند
مدرسہ	مکتب	یاد	یادگاری
پنگوڑا، گھوارہ، پالنا	صہد	دکھاوے کے بغیر، بلا تصنیع	بے ریا
		قبر	لحد



USMANWEB
ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

امید کی خوشی

آتشِ محبت کو بھڑکانا: محبت میں جوش پیدا
کرنا

آثار الصنادید: پرانی عمارتوں کے

نشانات

بے ریا: جس میں دکھاوائے ہو

بے یار و دیار: وطن سے دور اور بے شہارا

تقطیع: اجزاء میں تقسیم کرنا

جواد الدولہ: دولت بخششے والا

خوش آئند: اچھے مستقبل والا

خوش الحان: اچھی آواز والا، سُریلی آواز
والا

ڈھیر: قبر کی معنی میں استعمال ہوا ہے

رائگنیاں (راغ کی مؤنث): گیت، نغمے

سر و کار: واسطہ

شاداب اور سر سبز: تازہ اور ہر ابھرا

غول غار: اسم صورت (دودھ پیتے بچے
کی آواز)

کونپل: تازہ ننھا پودا (ننھی پتی)

کٹھن گھڑی: مشکل وقت

گہوارہ: بچے کے سلانے کا جھولا، پالنا
لحد: قبر

لوری: وہ سریلے بول جو ماں بچے جو
سلانے کے لیے رات کو گا کر سناتی ہے

مہبد: ماں کی گود

منصف: بح

مکتب: مدرسہ

نیز: بھی

کشیر الانتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

1

نصاب میں شامل سبق "امید کی خوشی" کے مصنف ہیں:

- (ج) مولانا الطاف حسین حالی (د) مولانا محمد حسین آزاد

- (ب) مولانا نبیل نعmani (الف) سرید احمد خان

2

سرید احمد خان نصاب میں شامل اس سبق کے مصنف ہیں:

- (د) نظریہ پاکستان (ج) شہید

- (الف) اخلاق نبوی ﷺ (ب) امید کی خوشی

3

نصاب میں شامل سبق "امید کی خوشی" ماخوذ ہے:

- (د) مٹی کاریا (ج) سیرۃ النبی ﷺ

- (الف) مرأۃ العروض (ب) مضاہین سرید

4

"مضاہین سرید" سے ماخوذ یہ سبق نصابی کتاب میں شامل ہے:

- (د) مٹی کاریا (ج) شہید

- (الف) امید کی خوشی (ب) قوی ہمدردی

5

آپ نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز اپنے اخبار "سید الاخبار" سے کیا:

- (د) حکیم محمد سعید (ج) سرید احمد خان

- (الف) مولانا نبیل نعmani (ب) مولوی عبدالحق

6

انہوں نے مسلمانوں کے اخلاق کی اصلاح کے لئے ایک رسالہ "تہذیب الاخلاق" نکالا:

- (د) سرید احمد خان (ج) مولانا الطاف حسین حالی

- (الف) مولانا محمد حسین آزاد (ب) مولانا نبیل نعmani

7

سرید احمد خان نے مسلمانوں کے اخلاق کی اصلاح کے لئے یہ رسالہ نکالا:

- (د) آب حیات (ج) تہذیب الاخلاق

- (الف) سیرت النعمان (ب) مدوجزہ اسلام

8

انہوں نے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے علی گڑھ میں ایک اسکول قائم کیا:

- (الف) مولانا نبیل نعmani (ج) مولوی عبدالحق

- (الف) سرید احمد خان (ب) ڈاکٹر بنی بخش بلوج

9

سرید احمد خان نے مسلمانوں کی تعلیم کے لئے یہاں ایک اسکول قائم کیا جو ترقی پا کر ایک عظیم الشان یونیورسٹی بن گیا:

- (الف) دہلی (ب) لاہور (ج) لکھنؤ (د) علی گڑھ

10

بہادر شاہ ظفر نے ان کو "جواد الدوّلہ" اور "عارف جنگ" کے خطابات دیئے: یا "جواد الدوّلہ" اور "عارف جنگ" ان کے خطابات تھے:

- (الف) سرید احمد خان (ب) مولانا الطاف حسین حالی (ج) علامہ محمد اقبال

- (الف) سرید احمد خان (ب) مولانا نبیل نعmani

11

انگریزوں نے سرید احمد خان کو یہ خطاب دیا:

- (الف) شش العلماء کا خطاب (ب) تمغاے مجیدی (ج) سرکا خطاب

- (الف) جواد الدوّلہ کا خطاب (ب) مولوی عبدالحق

12

آثار الصنادید، خطبات احمدیہ، اسباب بغاوت ہند اور تاریخ سرکشی بجنور ان کی تصانیف ہیں:

- (الف) مولانا نبیل نعmani (ب) الطاف حسین حالی (ج) سرید احمد خان

- (الف) مولانا نبیل نعmani (ب) الطاف حسین حالی

13

اردو ادب میں جدید نشر کے بانی ہیں:

- (الف) مولانا الطاف حسین حالی (ب) مولوی عبدالحق

- (الف) محمد حسین آزاد (ب) مولوی عبدالحق

14

"تیرے ہی پاس ہر در کی دوا ہے، تجھی سے ہر رنج میں آسودگی ہے" یہ عبارت اس سبق سے لی گئی ہے:

- (الف) اخلاق نبوی ﷺ (ب) قوی ہمدردی

- (الف) امید کی خوشی (ب) قوی ہمدردی

15

"امید کی خوشی" ایک ہے:

- (الف) مضمون (ب) کہانی

- (الف) افسانہ (ب) ڈرامہ

16

"وکیھ! وہ بے گناہ قیدی اندھیرے کنوئیں میں ساتھ خانوں میں بند ہے" اس جملے میں کسے بے گناہ قیدی کہا گیا ہے:

- (الف) حضرت یونس (ب) الطاف حسین حالی

- (الف) مولانا محمد علی جوہر (ب) الطاف حسین حالی

جملوں کی تشریح

جملہ 1 اس کے مرے ہوئے خیالات کو پھر زندہ کرتی ہیں، تمام فکریں دل سے دور ہوتی ہیں اور دور دراز زمانے کی خیالی خوشیاں سب آموجود ہوتی ہیں۔

حوالہ سبق: یہ جملہ نصابی کتاب میں شامل سبق "آمید کی خوشی" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف سر سید احمد خان ہیں۔

حوالہ مصنف: جواب کے لئے مرکزی خیال سے پہلے دیا گیا "حوالہ مصنف" ملاحظہ کجئے۔

تشریح: اس جملے میں سر سید احمد خان آمید کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب غم و مصائب میں گھرا ہوا ایک ما یوس انسان مستقبل سے اچھی آمید وابستہ کرتا ہے تو اس کی ثوٹی، شکستہ اور مری ہوتی ہے، تو انائی اور خیالات دوبارہ بحال ہو جاتے ہیں، اس میں ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا ہو جاتا ہے، مستقبل سے متعلق ساری فکریں دل سے دور ہو جاتی ہیں، وہ ان خوشیوں کا احساس و خیال کر سکتا ہے جو آنے والے وقت میں اسے مل سکتی ہیں اور یہی احساس اسے جدوجہد جاری رکھنے پر آمادہ کرتا ہے۔

جملہ 2 تیری ٹھنی میں خارج ہی نہ ٹوٹے۔ کوئی کٹھن گھڑی تجھ کونہ آوے۔

حوالہ سبق: یہ جملہ نصابی کتاب میں شامل سبق "آمید کی خوشی" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف سر سید احمد خان ہیں۔

حوالہ مصنف: جواب کے لئے مرکزی خیال سے پہلے دیا گیا "حوالہ مصنف" ملاحظہ کجئے۔

تشریح: اس جملے میں سر سید احمد خان ایک مصیبت زده ماں کی زبان سے اپنے بچے کے لئے نگلی ڈعا کو قلمبند کر رہے ہیں۔ ماں اپنے بچے کو دعا دے رہی ہے کہ تیری زندگی سکھ و چین سے بسر ہو، تجھے زمانے کی گرم ہوانہ لگے، کوئی غم و ذکر تجھے چھو کر بھی نہ گزرے، تو ہمیشہ خوش و خرم رہے، جو مصائب اور تکالیف ہم نے دیکھیں اور برداشت کی ہیں تو کبھی نہ دیکھے۔ اس مختصر سے جملے میں سر سید نے اولاد کے لئے ماں کے احساسات و جذبات کی بھرپور عکاسی کی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا کہ یہاں بھی ماں کے احساسات و جذبات میں آمید کی خوشی ہی غالب ہے، وہ اپنی اولاد کے لئے اچھی آمید میں وابستہ کئے بیٹھی ہے۔

جملہ 3 آنسوؤں سے اپنی ماں کی آتش محبت کو بھڑکانے کے قابل ہوا۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کجئے۔

تشریح: اس جملے میں سر سید احمد خان کہتے ہیں کہ جب اولاد تھوڑی بڑی ہو جاتی ہے تو اپنی ہر جائز و ناجائز بات روکر منواتی ہے اور ماں جو اپنی اولاد سے انتہادر بھے کی محبت کرتی ہے، اپنی اولاد کے آنسو بد نہیں کر سکتی۔ اپنی اولاد کے آنسو بد کی کروہ فرط محبت سے تڑپ اٹھتی ہے، بے قرار ہو جاتی ہے۔ اولاد بھی یہ بات کسی حد تک جانتی ہے اسی لئے اپنے والدین خصوصاً اپنی ماں کے دل میں اولاد کی محبت کو بچے اپنے آنسوؤں سے بھڑکا دیتے ہیں۔ اس ایک جملے میں معنی کا ایک سمندر بند ہے۔ سر سید نے اس مختصر جملے میں ماں اور اولاد کے تعلق اور ماں کی پُر خلوص محبت کی بہت جامع عکاسی کی ہے۔

نشرپاروں کی تشریح

نشرپارہ 1

اے آسمانوں کی روشنی اور اے نامیدوں کی تسلی، امید! تیرے ہی گھنے باغ کے سر بزر درختوں کے سائے کوڈھونڈتا ہے۔

حوالہ سبق: یہ نشرپارہ نصابی کتاب میں شامل مضمون "امید کی خوشی" سے منتخب کیا گیا ہے جس کے مصنف سرید احمد خان ہیں۔

حوالہ مصنف: سرید احمد خان 19 ویں صدی کے عظیم مصالح قوم تھے۔ انہیں قوم کی زبوں حالی کا بڑا ذکر تھا اسی لئے انہوں نے علی گڑھ میں اسکول (جو بعد میں کالج بنا) بنایا کرتا تھا مسلمانان ہند کے لئے ایک پلیٹ فارم دیا جہاں مشترکہ کاؤشوں سے تحریک آزادی کی ابتداء ہوئی۔ انہوں نے اپنی تحریروں سے قوم کو خواب غفات سے بیدار کیا۔ ان کی تحریریں سادہ، روایتی اور با مقصد ہیں۔ زیر مطالعہ مضمون "امید کی خوشی" ایک اصلاحی مضمون ہے جس میں امید کی اہمیت کو جاگر کیا گیا ہے۔ سرید احمد خان کو بے شمار خوبیوں کی وجہ سے ہی اردو نثر کا سورت اعلیٰ کہا جاتا ہے۔

تشریح: سرید احمد خان اپنے اس مضمون کے اس نشرپارہ میں امید سے مخاطب ہیں۔ وہ امید کو آسمانوں کی روشنی کہتے ہیں کیونکہ جب انسان مایوس ہوتا ہے تو ایک اچھی امید ہی اس کا سہارا ہوتی ہے جو مصائب کے اندر ہیرے میں اس کو روایت رکھتی ہے۔ امید ہی مایوس اور نامید انسانوں کی تسلی و تشفی کرتی ہے اور انہیں خوبیوں سے بچاتی ہے۔ جب انسان کسی سے محبت کرتا ہے تو امید ہی کے سہارے کرتا ہے۔ مثلاً جب والدین اپنی اولاد سے محبت کرتے ہیں تو وہ اس سے کچھ امید میں وابستہ کر لیتے ہیں اور یہی امید میں انہیں زندہ رکھتی ہیں، تسلی دیتی ہیں۔ امید ہی ہر درد کی دوا ہے۔ انسان بُرے سے بُرے حالات کا مقابلہ اٹھ جو وقت کی امید میں کر لیتا ہے۔ یہ غم اور رُذ کھ کی دوا ہے۔ مصیبت اور مصائب میں پھنسا شخص اپنی پوری عقل و دانش کو استعمال کرتا ہے اور اُس سے چھکارا پانے کی مدد کرتا ہے اور امید کی ایک ہلکی سے کرن کو تلاش کرتا ہے۔ جب اُسے امید کی کوئی کرن نظر آتی ہے تو جان توڑ کر محنت کرتا ہے۔

نشرپارہ 2

بولو، جب اس دُنیا میں ہم تم سے جدا ہو جاویں گے کہ اُس وقت ہماری محبت یاد کر کر تم رنجیدہ ہو گے۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف نشرپارہ 1 میں ملاحظہ کجھے۔

تشریح: سرید احمد خان کے تحریر کردہ مضمون "امید کی خوشی" کے اس نشرپارہ میں ایک ماں گھوارہ میں لیئے اپنے ننھے منے بیٹے کو محبت بھری دعا میں دینے کے بعد کہتی ہے کہ موت جو کہ ایک اٹل حقیقت ہے، ایک دن ہمیں بھی آجائے گی اور ہم تمہیں چھوڑ کر اس دنیا سے چلنے جائیں گے تو تم کیا کرو گے؟ تم ہمارے پاس آؤ گے مگر ہم بے جان لاش ہوں گے۔ تم ہمیں بلا وَ گے مگر ہم موت کے پردے کے پیچھے سے جواب نہ دے سکیں گے۔ تم ہمارے لئے رو گے مگر ہم کچھ نہ کر سکیں گے۔ اے میرے بیٹے! اے ہماری محبت میں رونے والے! جب تم ہماری قبر پر آ کر ہمارے لئے دعا کرو گے تو ہماری روئیں خوش ہوں گی اور تم ہماری یاد میں آنسو بہاؤ گے مگر افسوس ہم تمہارے آنسو نہ پوچھ سکیں گے، تمہیں تسلی نہ دے سکیں گے، تمہیں اپنی ماں کا محبت بھرا اور باپ کا نورانی چہرہ یاد آئے گا اور مجھے اس بات کا رنج ہے کہ تمہیں ہماری محبت یاد آئے گی اور تم غمزدہ ہو رہے ہو گے۔ ان سطور میں سرید احمد خان کا فن نظر آ رہا ہے۔ ان مختصری سطور میں سرید احمد خان نے امید اور غم کی ملی جلی کیفیت کو نہایت بارک بینی سے قلمبند کیا ہے۔ ایک ماں مرنے کے بعد بھی اپنے لئے اور اپنے بیٹے کے لئے اچھی امید میں اور دعا میں کر رہی ہے۔

نشرپارہ 3

دیکھو! وہ بے گناہ قیدی اندر ہیرے کنوئیں میں سات مگر اے ہمیشہ زندہ رہنے والی امید! تجھی میں اس کی خوشی ہے۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف نشرپارہ 1 میں ملاحظہ کجھے۔

تشریح: سرید احمد خان اس نشرپارہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال دیتے ہیں جب انہیں اُن کے بھائیوں نے ایک کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔ اُس وقت ان کی کیا حالت ہو گی؟ مگر ایک امید تھی جو انہیں زندہ رکھے ہوئے تھی۔ پھر انہیں مصر کے بازار میں بیچا گیا۔ وہ بے یار و مددگار تھے، ایک غیر ملک میں، اجنبی قوم کے لوگوں کے درمیان قید تھے۔ انہیں بوڑھے باپ کا غم بھی تھا مگر امید وہاں بھی موجود تھی۔ پھر مصر کے قید خانے میں بے گناہ اور تہاں قید و بند کی ازیتیں برداشت کیں، صرف اور صرف امید اور اپنے گمان کے سہارے۔ اتنے مصائب میں صرف امید ہی ساتھ تھی۔ یہ امید ہی ہے جو ہمیں اور دُنیا کو روایات دوں رکھتی ہے اور ہمیں مسلسل جدوجہد کا پیغام و سبق دیتی ہے۔

نصابی کتاب کے مشقی سوالات

درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

سوال 1

(الف) مصنف نے ”امید“ کو خوشی کیوں قرار دیا ہے؟

بقول مصنف ”امید“ ہر محبت کی بنیاد ہے، ہر درد کی دوا ہے، ہر دکھ کا مداوا ہے، مایوس اور شکستہ دل انسانوں کا سہارا ہے۔ امید ہر فکر، اندیشہ اور خدشات کو دُور کرتی ہے اور مستقبل کی خوشیوں کا تصور لاتی ہے اسی لئے مصنف نے ”امید“ کو ایک خوشی قرار دیا ہے۔

جواب

(ب) ماں بچے کو کیا لواری دیتی ہے؟

سورہ! میرے بچے سورہ۔ اے اپنے باپ کی مورت اور میرے دل کی ٹھنڈک سورہ۔ اے میرے دل کی کونپل سورہ۔ بڑھا اور پھل پھول، تجھ پر کبھی خزان نہ آنے پائے۔ تیری ٹھنی میں کوئی خارکبھی نہ ٹوٹے۔ کوئی کٹھن گھڑی تجھ کونے آوے۔ کوئی مصیبہ جو تیرے ماں باپ نے بھلکتی، تو نہ دیکھے۔ سورہ! میرے بچے سورہ۔ میری آنکھوں کے نور اور میرے دل کے سر و مرے دل کے سر و میرے بچے سورہ۔ تیرا مکھڑا چاند سے بھی زیادہ روشن ہوگا۔ تیری شہرت، تیری لیاقت، تیری محبت جو تو ہم سے کرے گا، آخر کار ہمارے دل کو تسلی دے گی۔ تیری ٹنگی ہمارے انڈھیرے گھر کا اجالا ہوگی۔ تیری پیاری پیاری باتیں ہمارے غم کو دور کریں گی۔ تیری آواز ہمارے لئے خوش آیندرا گنجیاں ہوں گی۔ سورہ! میرے بچے سورہ۔ اے ہماری امیدوں کے پودے سورہ۔ بولو جب اس دنیا میں ہم تم سے جدا ہو جاویں گے تو تم کیا کرو گے؟ تم ہماری بے جان لاش کے پاس کھڑے ہو گے۔ تم پوچھو گے اور ہم کچھ نہ بولیں گے۔ تم رو ڈگے اور ہم کچھ رحم نہ کریں گے۔ اے میرے پیارے رونے والے! تم ہمارے ڈھیر پر آ کر ہماری روح کو خوش کرو گے۔ آہ! ہم نہ ہوں گے اور تم ہماری یادگاری میں آنسو بھاؤ گے۔ اپنی ماں کا محبت بھرا چہرہ، اپنے باپ کی نورانی صورت یاد کرو گے۔ آہ! ہم کو یہی رنج ہے کہ اس وقت ہماری محبت یاد کر کر تم رنجیدہ ہو گے۔ سورہ! میرے بچے سورہ۔ سورہ! میرے بالے سورہ۔

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

(ج) بے گناہ قیدی کیوں رنجیدہ تھا؟

جواب قیدی بے گناہ تھا۔ بے گناہ ہونے کے باوجود قید، قید خانے کی اذیت، پھر قید خانے کی تہائی اور اس کے اندر ہرے پن نے قیدی کو رنجیدہ کر دیا تھا۔ اس سبق میں بے گناہ سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

(د) امید ہماری زندگی میں کیا تبدیلی لاسکتی ہے؟

جواب امید اندر ہر دنوں میں روشنی کی کرن ہے۔ ہمارے غموں و دکھوں کا مدارا ہے۔ امید ہر درد کی دوا ہے۔ مصیبت اور پریشانی کے دور میں امید اچھے مستقبل کی نوید ہے۔ یہ ہمیں آنے والے بہتر زمانے کا پیغام دیتا ہے۔ آنے والی خوشیوں کی خوشخبری سناتی ہے۔ ہمیں کسی حال میں مایوس نہیں ہونے دیتی، جدوجہد اور عمل یہم کاراگ سناتی ہے۔ ہمیں ٹوٹنے اور بکھرنے سے بچاتی ہے اور یوں مصیبت والم میں ہماری زندگی کو بالکل بدل دیتی ہے۔ دنیا کے چھوٹے سے لے کر بڑے انقلاب کے پیچھے امید ہی ہوتی ہے۔

(ه) آپ کی کون سی امید آپ کے والدین کے لئے خوشی کا باعث ہے؟

جواب والدین ہم سے بہت سی امیدیں وابستہ کرتے ہیں۔ ہم اچھی تعلیم و تربیت حاصل کر کے اُن کا سہارا بنیں۔ ملک، قوم و مذہب کی خدمت کریں۔ ایک اچھے شہری بنیں۔ دوسروں کے کام آئیں اور والدین کا نام روشن کریں۔ بڑھاپے میں والدین کا سہارا بنیں اور اُن کا خیال رکھیں۔ یہی وہ امیدیں ہیں جو ہمارے والدین کے لئے خوشی کا باعث ہوتی ہیں۔

سوال 2 اس سبق کا خلاصہ سوال الفاظ میں لکھئے۔

جواب جواب کے لئے اس سبق کا "خلاصہ" ملاحظہ کیجئے۔

سوال 3 درج ذیل الفاظ و تراکیب اپنے جملوں میں استعمال کیجئے:

محنت کا پھل ، آتش محبت ، درد کی دوا ، خوش الحان ، بے ریا خیال ، کٹھن گھڑی

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

جواب

الفاظ و تراکیب

جملے

پُر خلوص محنت کرو، محنت کا پھل ایک نہ ایک دن ضرور ملتا ہے۔
 بچے کو بیماری میں روتا دیکھ کر ماں کی آتش محبت اور بھڑک اٹھی۔
 صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو، یہ ہر درد کی دوا ہے۔
 ہمارے محلے کی مسجد کے قاری صاحب نہایت خوش الحان ہیں۔
 بچوں کی ہر سوچ ایک بے ریاضیاں ہوتی ہے۔
 دوست وہی اچھا ہوتا ہے جو ہر کھنگھن گھڑی میں ساتھ دے۔

محنت کا پھل
آتش محبت
درد کی دوا
خوش الحان
بے ریاضیاں
کھنگھن گھڑی

سوال 4

ذیل کے جملوں کی تشریع مع حوالہ سیاق و سباق کیجئے:

(الف) دیکھ! وہ بے گناہ قیدی انڈھیرے کنوئیں میں سات تھانوں میں بند ہے۔ اس کا سورج کا سامچکنے والا چہرہ زرد ہے۔ بے یار و دیار، غیر قوم، غیر نمذہب کے لوگوں کے ہاتھوں میں قید ہے۔

جواب کے لئے نظر پارہ 3 ملاحظہ کیجئے۔

جواب

(ب) دیکھ! نادان، بے بس بچہ گھوارے میں سوتا ہے۔ اس کی مصیبت زدہ ماں اپنے دھنڈے میں لگی ہوئی ہے اور اس گھوارے کی ڈوری بھی ہلاتی جاتی ہے۔ ہاتھ کام میں اور دل بچے میں ہے۔

سیاق و سباق کے حوالے کے لئے نظر پارہ 1 ملاحظہ کیجئے۔

جواب

تشریح: سر سید احمد خان اس جملے میں مضمون کے قاری سے مخاطب ہیں اور کہتے ہیں کہ روزمرہ مشاہدے میں کتنی بار غریب، مصیبت زدہ و پریشان ماں کو تم نے دیکھا ہو گا جو کام کاج میں مصروف ہوتے ہوئے بھی اس پنگوڑے کی ڈوری بھی ہلاتی جاتی ہے جس میں اس کا بچہ لیٹا ہوا ہے۔ وہ اپنی مصیبت اور مصروفیت کے دوران بھی اپنے بچے کو راحت و سکون فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کے ہاتھ تو روزمرہ کے کام کاج میں مصروف ہوتے ہیں مگر دل اپنے بچے میں ہوتا ہے جو ماں کے مصائب سے بے خبر گھوارے میں لیٹا ہے۔ امید اور اس کی خوشی نے دونوں کے دلوں کو جوڑ رکھا ہے۔

سوال 5

سبق میں سے پانچ تراکیب لفظی تلاش کر کے اُن کے معنی لکھئے:

تراکیب لفظی

جواب

معانی

اچھی آواز والا، سریلا، خوش گلو^{خوش}
 خوشگوار، خوش گن
 محبت کی آگ، محبت کی شدت
 وہ خیال جس میں تصنیع یاد کھاوائے ہو، مخلص، پُر خلوص
 جس کا کوئی ساتھی و دوست نہ ہو اور بے طلن ہو

خوش الحان
خوش آیند
آتش محبت
بے ریاضیاں
بے یار و دیار

سوال 6

درج ذیل جملوں میں سے اُنم، فعل اور حرف کی نشان دہی کیجئے:

- (1) اسلم نے چائے پی۔ (2) حامد کتاب پڑھ رہا ہے۔ (3) وہ کراچی میں رہتی ہے۔

حرف

فعل

اُنم

جواب

نے

پی

اسلم، چائے

میں

پڑھ رہا ہے

حامد، کتاب

میں

رہتی ہے

وہ، کراچی

All Classes Chapter Wise Notes

Punjab Boards | Sindh Boards | KPK Boards | Balochistan Boards

AJK Boards | Federal Boards

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودی مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں
پنجاب بورڈز، فیڈرل بورڈز، سندھ بورڈز، بلوچستان بورڈز، خیبر پختونخواہ بورڈز، آزاد کشمیر بورڈز کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class
Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class
Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class
Notes | Past Papers

12th Class
Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔

WhatsApp Group 0306-8475285

www.USMANWEB.COM

www.USMANWEB.COM